Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۶ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۳ اخاء ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

لاہور ۲۳ اخاء۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بیگم محترم نواب عباس احمد خان صاحب کا آج لاہور میں اپنڈے سائیٹس کا آپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کامیاب آپریشن اور صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعا کریں۔
لاہور۔ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کے داماد مکرم سید محمود احمد صاحب ابن مکرم میر مشتاق احمد صاحب
(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل ہیں

آپ نے انتہائی ظلمت کے زمانہ میں ظہور فرمایا اور ایک عالم کو توحید اور اعمالِ صالحہ سے منور کر دکھایا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصولِ حقّہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراطِ مستقیم کو بھول بھلا کر ہر یک فرقے نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔ عرب میں بُت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا ہند میں علاوہ بُت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی اور انہیں دنوں میں کئی پوران اور پستک کہ جن کے رُو سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی تصنیف ہو چکی تھی اور بقول پادری بورٹ صاحب اور کئی فاضل انگریزوں کے ان دنوں میں عیسائی مذہب سے زیادہ اور کوئی مذہب خراب نہ تھا اور پادری لوگوں کی بدچلنی اور بے اعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبّہ لگ چکا تھا اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا۔ پس آنحضرتؐ کا ایسی عام گمراہی کے وقت میں مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانہ کی ایک بزرگ معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایت ربّانی کی کمال ضرورت تھی اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمالِ صالحہ سے منور کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو اُمّ الشرور ہے قلع قمع فرمانا اِس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرتؐ خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ دوم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر ۱۱)

ہماری کامیابی کیلئے ضروری امر

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء میں فرمایا:۔

"ہماری جنّت اور ہمارا دوزخ ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ ہم چاہیں تو اپنے لئے جنّت بنا لیں اور چاہیں تو اپنے لئے دوزخ تجویز کر لیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ طاقت رکھ دی ہے کہ ہم جب چاہیں دوزخ تیار کر لیں اور جب چاہیں جنّت بنا لیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی بار قرآن کریم میں یہ بیان ہوا ہے کہ جنّت اور دوزخ انسان اپنے اعمال سے تیار کرتا ہے جبکہ یہ بات ہمیں دُنیا کی ہر چیز میں نظر آتی ہے۔ تو ایک بات یاد رکھنی چاہیئے اور وہ یہ کہ اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہماری کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری ہمتیں بلند، ہمارے حوصلے وسیع ہمارے ارادے عظیم الشان ہوں کیونکہ کوئی قوم جو عظیم الشان امید نہایت وسیع امنگ اور اپنے آپ پر پورا بھروسہ نہیں رکھتی کامیاب نہیں ہُوا کرتی۔ وہ قوم جو اپنے دل میں اپنی ناکامی یا موت کا فیصلہ کر لیتی ہے وہ ظاہر میں کبھی غالب نہیں ہو سکتی خواہ وہ کتنی ہی بہادر کتنی ہی جری اور کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو۔ برخلاف اس کے وہ قوم جو اپنے دل میں فیصلہ کر لیتی ہے کہ مجھے دُنیا میں غالب ہونا ہے وہ ضرور غالب ہو کر رہتی ہے خواہ بظاہر کتنی ہی کمزور کتنی ہی قلیل اور کتنی ہی ادنیٰ حالت میں ہو۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۸۷، ۸۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۳؍اخاء ۱۳۵۳ھش

عبادت کی حقیقت سے لاعلمی کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو وضاحت سے بیان کیا ہے کہ اُس نے انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اُسی کی عبادت کریں سو گویا انسانی پیدائش کی غرض صرف اور صرف عبادتِ الٰہی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

اسلام اس لئے سب دینوں سے افضل و اکمل ہے کہ یہ اپنے پیروؤں کو اس قابل بنانے کی سب سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ پیدائش انسانی کی اصل غرض کو اپنی زندگیوں میں بتمام و کمال پورا کر سکیں۔ لیکن عبادت سے مراد صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ نیک اعمال نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد دِلی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ہے۔ یعنی انسان کی حرکت و سکون کی کوئی حالت بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی لازم آتی ہو۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام (اوامر و نواہی) بجالانے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے اور فی الحقیقت انہیں بجالاتا ہے تب وہ صحیح معنوں میں عابد کہلاتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی نافرمانی کا امکان ختم نہیں ہو جاتا اُس وقت تک عبادت کا حق ادا نہیں ہوتا۔

نماز، روزہ حج، زکوٰۃ وغیرہ اسی لئے عبادت کہلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بجالانے کا حکم دیا ہے اور انہیں بجالا کر انسان اپنے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ لیکن صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہی عبادت نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایسی اطاعت اور فرمانبرداری کا نام عبادت ہے کہ انسان کے لئے خدا تعالیٰ کے کسی حکم کو ٹالنا ممکن ہی نہ رہے۔ اس طرح انسان کی ہر حرکت اور سکون کی ہر حالت اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی آئینہ دار ہے عبادت بن جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں سے صرف یہی نہیں کہلوایا ہے کہ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ (ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں) بلکہ ساتھ ہی یہ بھی کہلوایا ہے کہ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ (ہم اُس سے اخلاص کا تعلّق رکھنے والے) اور یہ کہ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں)۔ اس سے ثابت ہے کہ صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کا نام عبادت نہیں ہے بلکہ اخلاص کے رنگ میں رنگین ہو کر اللہ تعالیٰ کی کامل یعنی پوری پوری فرمانبرداری کا نام عبادت ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام کی بجا آوری کی نیت سے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام بجالاتا ہے تو ان کے نتیجہ میں اسے ہر قسم کی بُرائیوں سے بچنے اور ہر نوع کی نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ اُس کی نمازیں اور اُس کے روزے وغیرہ بُرائیوں سے اجتناب اور مسابقت الی الخیرات پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی بُرائیاں در آئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کو عبادت سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر نماز پڑھ لی جائے اور روزے وغیرہ رکھ لئے جائیں تو عبادت کا حق ادا ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے دیگر احکام بجالانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس طرح انہوں نے نماز روزہ وغیرہ عبادات کو ہر قسم کی بے راہ روی کا کفارہ سمجھ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمان نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں اس کے باوجود وہ ہر قسم کی بُرائیوں کے بھی مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ نماز روزہ اور حج وغیرہ کے نتیجے میں ہر حرکت و سکون کے لحاظ سے نیک چلنی اختیار کریں وہ ہر قسم کی بُرائیاں کرنے میں اور دلیر ہو جاتے ہیں۔ اس بنیادی خرابی کی طرف جناب ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے اپنے ایک مضمون میں توجہ دلائی ہے۔ ان کا یہ مضمون روزنامہ "امروز" لاہور کے عید الفطر ایڈیشن ۱۸؍اکتوبر ۱۹۷۴ء میں "عید الفطر کی غایت حقیقی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ مسلمانوں کی عبادت کی حقیقت سے یکسر لاعلمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اوّل تو ہم عبادت ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے ہیں تو اسے ایک مجبوری سمجھتے ہیں۔ نماز نہ تو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور نہ ذکرِ الٰہی سے ہمیں اطمینان ہی حاصل ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نماز ہمیں فحاشی اور ظلم و گناہ سے باز نہیں رکھتی۔ حالانکہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ —— "نماز فحاشی اور ہر قسم کے ظلم و گناہ (منکر) سے انسان کو باز رکھتی ہے (العنکبوت) —— چونکہ ہم عبادت کی حقیقت سے ناآشنا ہیں شاید اس بناء پر ماہِ صیام کے روزے رکھنے کے باوجود ہم میں تقوٰی (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت) پیدا نہیں ہوتا۔ اور تقوٰی کے فقدان کا اثر ہے کہ عید بھی ہمارے دلوں میں نہ تو حقیقی خوشی پیدا کرتی ہے اور نہ ان میں خوف و حزن کی آتشِ خاموش کو ٹھنڈا ہی کرتی ہے۔"

اس کے بعد وہ اس امر پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہ ہم مسلمان کہلانے والوں کی عبادتیں کیوں بے نتیجہ اور دُعائیں کیوں بے اثر ہو کر رہ گئی ہیں مزید فرماتے ہیں:۔

"سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز روزے اور دیگر عبادات کے اثرات ہمارے دِلوں پر مرتب کیوں نہیں ہوتے؟ میرے نزدیک اس کے دو بنیادی اسباب ہیں۔ اوّل ہم عبادت کو اجتماعی نہیں انفرادی سمجھتے ہیں اور اس کی غرض و غایت کا حقیقی شعور نہیں رکھتے نیز اس کے نتائج پر یقین نہیں رکھتے۔ دُوسرے لفظوں میں ہم قدرت کے قانون مکافاتِ عمل پر اوّل تو یقین نہیں رکھتے اور اگر رکھتے بھی ہیں تو کمزور اور بودا سا۔ ثانیاً ہم عبادت کو محض پرستش یا رسم سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی ضرورت اور اہمیت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھنے، روزہ رکھنے یا حج کرنے سے ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ہمیں اتنا ثواب ملتا ہے جو ہماری نجات کیلئے کافی ہے لہٰذا ہم اِن عبادات کے ساتھ وہ سب کچھ کرتے ہیں جن سے یہ روکتی ہیں اور اُن چیزوں سے گریز کرتے ہیں جن کے کرنے کا یہ تقاضا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری ہر عبادت بے نتیجہ اور ہماری تمام دُعائیں بے اثر ہیں۔"

دراصل خود اپنے زعم کے اعتبار سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی مسلمان اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اوّل المسلمین خاتم النبیّین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی ہر حرکت و سکون کو خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کے تابع نہ بنالے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں اپنے اسوۂ حسنہ کا اعلان کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

(اے رسول!) تُو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی (حتّٰی کہ) میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

حق یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی ہر حرکت و سکون میں اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار نہ کرے اُس وقت تک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ الغرض کوئی عبادت بھی نتیجہ خیز نہیں ہوتی اور نہ دُعا اپنا اثر دکھاتی ہے۔٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ اور اس کی تاریخ

(محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

یہ مقالہ ۱۷ جنوری ۱۹۷۰ء کو مجلس ارشاد مرکزیہ ربوہ کے اجلاس میں پڑھا گیا

مضمون "بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ اور اس کی تاریخ" بظاہر نہایت مختصر سا معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک مسجد کی تاریخ اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ کب اور کس نے بنائی اور کس طرح بنائی - اور پھر مرورِ زمانہ نے اس پر کیا اثرات چھوڑے لیکن درحقیقت یہ موضوع تفصیل طلب ہے کیونکہ اس مسجد کے ساتھ بہت سے ایسے امور وابستہ ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں وجہ نزاع یا بحث و تمحیص کا مرکز رہے ہیں - اگرچہ ان تمام امور کو تفصیل کے ساتھ تو بیان نہ کیا جا سکے گا بلکہ تمام کے متعلق تو شاید اشارے بھی قلیل سے وقت میں ممکن نہ ہوں لیکن چند ایک پر کسی قدر کچھ کہے بغیر موضوع تشنہ رہے گا۔

سب سے پہلے قرآن کریم میں مسجد اقصیٰ کا ذکر اس آیہ کریمہ میں آتا ہے :-

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

(بنی اسرائیل : ۱)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں اقصیٰ کے معنے ہیں اَبْعَدُ: بہت دُور - اس کی جمع اَقَاصِی آتی ہے پس المسجد الاقصیٰ کے معنے ہونگے دُور والی مسجد -

اگر اقصیٰ شروع ہی سے کسی مسجد کا نام ہوتا اور اس معروف مسجد کی طرف اشارہ کر کے اس آیہ کریمہ میں یہ بتایا گیا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام یعنی کعبہ سے مسجد اقصیٰ یعنی کسی اور معروف مسجد کی طرف لے گیا تو اقصیٰ کے لغوی معنی کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت نہ پڑتی لیکن جس وقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تھی اُس وقت دنیا کے کسی علاقہ میں مسلمانوں کی کوئی مسجد مسجد اقصیٰ کے نام سے معروف نہیں تھی چنانچہ اس آیہ کریمہ کی تشریح و توضیح کے سلسلہ میں آنحضرتؐ سے جو احادیث مروی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے ذکر سے مراد بیت المقدس کا شہر تھا اور بیت المقدس میں بھی وہ جگہ جسے یہودیوں کا معبد کہا جا سکتا ہے اگرچہ اسے وہ اپنی زبان میں مسجد اقصیٰ تو نہیں کہتے تھے لیکن بہرحال اسلامی اصطلاح میں اسے مسجد کہا جانا قابلِ اعتراض نہیں ٹھہرتا - اور اقصیٰ کی تشریح صرف اور صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرما سکتے تھے اور وہ بھی اس طرح کہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے جائے گئے تھے وہاں کی کسی حد تک تفصیل بیان کر دی جاتی - چنانچہ حضرت ام ہانیؓ سے سات محدثین نے اپنی اپنی کتب میں اس واقعہ کے متعلق روایت کی ہے اور یہ روایت چار مختلف راویوں کے ذریعہ نقل کی گئی ہے -

ان چاروں روایتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں بیت المقدس تک جا کر راتوں رات واپس آ گیا ہوں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راتوں رات کشف میں بیت المقدس جانے اور جس خاص جگہ پر حضورؐ لے جائے گئے تھے اس کے ماحول کو برکت دینے کی اصل تعبیر تو یہ تھی کہ حضورؐ کو مدینہ ہجرت کرنی پڑے گی اور وہاں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی جائے گی اور اس کے ماحول کو اللہ تعالیٰ بہت برکت بخشے گا۔ (اس کی نہایت مدلل اور لطیف تشریح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں سورہٗ بنی اسرائیل کی متعلقہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمائی ہے)

لیکن یروشلم یعنی بیت المقدس میں بھی یہ کشف پورا ہوا - وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تشریف لے گئے اور ان کے ذریعہ مسجد اقصیٰ کی بنیاد پڑی - جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانے میں بیت المقدس فتح ہوا تو حضور بنفس نفیس شرائط طے کرنے کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو شرائط طے کرنے کے لئے بلایا تھا - حضرت عمرؓ نے خود ہی وہاں جانے کا فیصلہ فرمایا یا حضرت ابو عبیدہؓ کے کہنے پر وہاں تشریف لے گئے اس سے اصل واقعہ پر کچھ اثر نہیں پڑتا - بہرحال حضرت وہاں تشریف لے گئے تو عیسائیوں کے بڑے بڑے پادریوں نے انہیں کنیسۃ القیامہ میں جانے کی دعوت دی اور وہاں نماز کے وقت ان سے یہ خواہش کی کہ حضرت عمرؓ وہیں نماز ادا فرمالیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں حضرت عمرؓ کا جواب یہ تھا "مَیں تمہاری مسجد (یعنی کنیسۃ القیامہ) میں اسلئے نماز نہیں پڑھتا کہ مَیں ان کا خلیفہ ہوں کل کو یہ مسلمان مسجد کو چھین لیں گے اور کہیں گے یہ ہماری مقدس جگہ ہے اس لئے مَیں باہر ہی نماز پڑھوں گا تا کہ تمہاری مسجد نہ چھینی جائے۔" (تفسیر کبیر)

ایک مصری عیسائی مؤرخ جس کا نام EUTYCHIUS ہے دسویں صدی عیسوی میں لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کنیسۃ القیامہ میں اسلئے نماز نہ پڑھی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں مسلمان عیسائیوں سے یہ گرجا چھین لیں اور اسے اپنی مسجد بنا لیں اور کہ جب حضرت عمرؓ کنیسہ سے باہر اس کی سیڑھیوں پر نماز پڑھ چکے تو لوگ انہیں یہودیوں کے ہیکل کی طرف لے گئے جو ایک عرصہ سے ویران تھا اور اب صرف ملبہ کی صورت میں نظر آ سکتا تھا - یہ ہیکل دراصل ایک ٹیلے پر تھا اور اب یہ ٹیلہ ملبہ کے نیچے دبا ہوا تھا - اس جگہ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں نے ملبہ اٹھانا شروع کر دیا چنانچہ ٹیلہ نظر آ گیا۔

EUTYCHIUS کے مطابق حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پہاڑی سے آگے بڑھ کر مسلمان نماز کی جگہ بنائیں۔ بعض کا خیال تھا کہ پہاڑی کے پیچھے یعنی شمال کی جانب کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے (یہاں نماز جنوب کی جانب ادا کرنی ہوتی ہے) لیکن حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ پہاڑی سے جنوب ہی کی طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے - ایسا نہ ہو کہ پہاڑی نمازیوں کے آگے ہونے سے یہودی یہ سمجھیں کہ مسلمانوں نے یہودیوں کے قبلہ کی طرف مُنہ کر کے نماز ادا کی ہے۔

اس پہاڑی یا ٹیلہ سے کسی قدر جنوب کی جانب جہاں حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی تھی وہاں انہوں نے لکڑی کی ایک چھوٹی سی مسجد بھی تعمیر کروا دی - اس جگہ خلیفہ عبدالملک نے اکاون سال بعد زیادہ بہتر اور زیادہ مضبوط مسجد تعمیر کروائی - گویا حضرت عمرؓ والی مسجد کو دوبارہ تعمیر کروایا اور یہ مسجد مسجد اقصےٰ کہلائی۔

۶۸۸ سے لے کر اب تک اس مسجد پر کئی دور آئے ہیں - کبھی یہ اپنوں کے پاس رہی اور کبھی غیروں کے پاس - کبھی معمولی سی تھی اور کبھی نہایت شاندار - بیت المقدس کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو جو حسن عطا کیا تھا اس کے نو حصے بیت المقدس کو ملے تھے اور ایک حصہ باقی دنیا کو اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو تکالیف و مصائب دنیا کے لئے مقدر کر رکھے تھے ان کے نو حصے بیت المقدس کی قسمت کا حصہ بنے اور باقی ایک حصہ ساری دنیا کو ملا - تاریخی واقعات بتاتے ہیں کہ بیت المقدس اُجڑتا اور بستا رہا ہے - یہاں کے معبد یہودیوں کے ہوں یا مسلمانوں کے ان کے حصہ میں کم و بیش یہ باتیں ضرور آئی ہیں -

۶۸۸ میں مسجد اقصےٰ ایک عالیشان عمارت کی صورت میں تعمیر ہوئی تھی - ۱۰۹۹ میں صلیبی جنگوں کے نتیجہ میں عیسائی فوجیں بیت المقدس میں داخل ہوئیں اور انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا کے مطابق بوئے لان کے گاڈفرے (GODFREY OF BUILLON) کی سرکردگی میں شہر میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا اور ۱۱۸۷ تک عیسائیوں نے خوب من مانی کارروائیاں کیں - شہر کی فصیل کا اکثر حصہ گرا دیا گیا - ۱۱۸۷ میں سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو فتح کیا تو فصیلیں ایک دفعہ پھر تعمیر کر دی گئیں اور مسجد اقصیٰ کو بھی دوبارہ مرمت کیا گیا - مسجد عیسائیوں کے دَورِ حکومت میں عیسائی فوج کے افسروں کے حوالے کی جا چکی تھی - قبۃ الصخرہ (THE DOME OF ROCK) کو تو عیسائی فوجیوں نے اسلئے کوئی نقصان نہ پہنچایا کہ ان کے نزدیک اس مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کے ایک گرجے کی بنیادیں تھیں لیکن مسجد اقصےٰ کی ہر طرح بے حرمتی کی گئی اور مسلمانوں کو اس سے دُور رکھا گیا - مسجد کے مغربی حصہ میں انہوں نے فوجی اسلحہ کے لئے کمرے بنا لئے اور مسجد کے آس پاس اپنے گھوڑوں کے لئے اصطبل تعمیر کر لئے۔

اس سے قبل مسجد دو دفعہ زلزلوں کی نذر ہو چکی تھی اور عرب مؤرخین کہتے ہیں کہ ۷۷۱ میں خلیفہ المنصور نے اور اس سے دس سال بعد اس کے جانشینوں نے اس کی مرمت کی تھی۔

۱۲۲۹ سے ۱۲۴۴ تک بیت المقدس مسلمانوں کے ہاتھوں میں نہ تھا لیکن اس قلیل سے عرصہ کے علاوہ صلاح الدین کے زمانہ سے لے کر ۱۹۱۷ تک یہ شہر ہمیشہ مسلمانوں کے پاس رہا اور مسجد کو نہایت اچھی حالت میں رکھنے کی کوشش کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ عرب اسرائیل جنگ سے قبل یروشلم کے دو حصے تھے۔ ایک مغربی اور ایک مشرقی۔ مغربی اسرائیلیوں کے پاس تھا اور مشرقی عربوں کے پاس۔ مشرقی حصہ کو پھر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا ایک شہر کا وہ حصہ جو فصیل کے اندر تھا یعنی پرانا شہر اور دوسرا وہ حصہ جو فصیل سے باہر تھا مسجد اقصیٰ اس حصہ میں واقع ہے جو فصیل کے اندر ہے۔ مسجد اور اس کے صحن کو جسے سارے کے سارے کو حرم کہا جاتا ہے اس میں ایک اونچے پلیٹ فارم پر قبۃ الصخرہ بھی ہے جس کے سامنے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں یورپ جاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سمیت ایک تصویر بھی کھنچوائی تھی۔ اس قبہ کے علاوہ اس میں ایک وسیع لائبریری ہے۔ اور بعض ایسے کمرے جن میں قبریں ہیں۔ ایک کمرے میں مولانا محمد علی جوہر مدفون ہیں ابن الفقیہ نے ۹۰۳ میں مسجد کی جو شکل و صورت بیان کی تھی وہ آج سے کچھ مختلف نہیں ہے "المقدسی" یا "المقدیسی" نے جو ۹۹۰ء میں پیدا ہوا تھا لکھا ہے کہ زلزلوں سے بہت حد تک نقصان پہنچنے کے بعد جب مسجد دوبارہ تعمیر کی گئی تو اس کے شمال کی طرف پندرہ دروازے تھے۔ یعنی مسجد کے ہال میں داخل ہونے والے دروازے (محراب جنوب کی طرف ہے) چھت شمالاً جنوباً تھی اور مخروطی شکل کی تھی قبۃ الصخرہ کے چار دروازے تھے اور اندر سے تین حصوں میں یہ عمارت منقسم تھی۔ اس کا گنبد لکڑی کا تھا اور لکڑی کو مثلث کی صورت میں تین حصوں کو جوڑ کر اسے تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ تفاصیل انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں درج ہیں۔

خیر اس جگہ بیت المقدس کی تاریخ کے متعلق کچھ کہنا نامناسب نہ ہوگا۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے قبل بیت المقدس کا اسرائیلیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کو فتح کیا تھا یہ شہر [illegible] کا ایک مضبوط قلعہ تھا اور اس کے شہریوں کا خیال تھا کہ اسے کسی دشمن کا فتح کرنا قریباً ناممکن ہے اور جب حضرت داؤد علیہ السلام نے چڑھائی کا ارادہ کیا تو بیت المقدس کے شہریوں نے اس ارادے کا مذاق اڑایا لیکن حضرت داؤد علیہ السلام کی طاقتور فوج نے اسے فتح کر کے چھوڑا اور اس کے بعد اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط قلعہ بنا لیا گیا۔ انسائیکلو پیڈیا کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا محل تیار کرنے کے لئے TYRE کے بادشاہ ہرام (HIRAM) سے بہت سا ساز و سامان حاصل کیا اور لکھتے ہیں کہ ہرام سے ساز و سامان حاصل کرنا بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی ناقابل تسخیر طاقت ہی کی دلیل ہے۔

یہودی مورخین کے حضرت داؤد علیہ السلام سے بغض کے نتیجہ میں تاریخ میں ایسی باتیں لکھی گئی ہیں کہ انہوں نے ایک معبد بنانے کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں نعوذ باللہ اس لئے اجازت نہ دی کہ وہ ظالم اور غاصب تھے۔ یہ معبد آخر کار حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کروایا۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق بھی جیوش انسائیکلوپیڈیا میں بہت عجیب و غریب باتیں درج ہیں۔ پہلے تو لوگ یہ کہتے رہے کہ حضرت سلیمان نیک، ولی اللہ انصاف پسند ہونے کی وجہ سے معبد تعمیر کرنے کے زیادہ حقدار تھے چنانچہ حضرت داؤد کی زندگی ہی میں لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ خدا جانے ان کی وفات کب ہوگی اور کب حضرت سلیمان کو معبد کرنے کا موقع ملے گا۔ اور جب معبد تعمیر ہو گیا تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ معبد تو حضرت سلیمان نے اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لئے تعمیر کیا ہے اور کہ اس کی تعمیر درحقیقت ایک بدعت ہے اسرائیلیوں میں اس سے پہلے کوئی ایسی عمارت موجود نہ تھی اسلئے ان کے علماء نے اس کے خلاف آواز بھی اٹھائی کہ یہ قومی زندگی میں بدیشی باتیں داخل کرنے کے مترادف ہے۔ یہ لوگ اس لئے بھی اس عمارت کے خلاف تھے کہ یہ ایسی جگہ یعنی بیت المقدس میں تعمیر کی گئی تھی جسے حال ہی میں انہوں نے فتح کیا تھا اور جس کے متعلق کبھی کسی کو یہ خیال بھی نہ آیا تھا کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی تقدیس وابستہ کی جاسکتی تھی۔ ان کی روایات کے مطابق BETHEL ،SHECHEM اور HEBRON تو مقدس جگہیں تھیں لیکن بیت المقدس (یروشلم) کو کوئی تقدس حاصل نہ تھا۔ چنانچہ JEROBOAM نے اس معبد سے بغاوت کر کے BETHEL میں ایک معبد تعمیر کروا لیا اور اس کے ایک قریبی علاقہ DAN میں بھی اس نے اس کام کے لئے منتخب کر لیا۔ ان دو جگہوں پر جو عبادت بجا لائی جاتی تھیں وہ یروشلم کے معبد سے زیادہ سادہ اور زیادہ مذہبی رنگ رکھتی تھیں لوگوں کا خیال تھا کہ یروشلم کا معبد حضرت سلیمان علیہ السلام کے محل کے ایک کونے میں واقع ہونے کی وجہ سے ان کا ذاتی معبد تو قرار دیا جا سکتا تھا لیکن اسے قومی معبد کہنا انہیں گوارا نہ تھا کچھ عرصہ بعد جب SENA CHERIBE نے یروشلم پر حملہ کیا اور وہ اسے فتح نہ کر سکا تو اسرائیلیوں کو خیال پیدا ہوا کہ یہ جگہ واقعی ناقابل تسخیر ہے اور اس کی وجہ غالباً یہی معبد ہے۔ اور اس لئے بھی کہ حکومت نے یروشلم کے معبد کے علاوہ دیگر تمام معابد کو غیر قانونی قرار دے دیا تو اسرائیلیوں کی توجہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تعمیر کردہ معبد کی طرف بڑھنے لگی اور خاص طور پر جب انہیں یروشلم سے نکال دیا گیا تو اس معبد کی قدر و قیمت اور زیادہ ہو گئی اور اسرائیلی قوم نے اسے اپنا قومی معبد مان لیا۔

یہی وہ معبد ہے جسے ہیکل سلیمانی کہتے ہیں۔ یہ ۱۱۰ فٹ لمبا چالیس فٹ چوڑا اور ۵۵ فٹ اونچا تھا۔ اس کی تین منزلیں تھیں اور اس کا رُخ مشرق کی جانب تھا۔ یہاں ضمناً یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیوار گریہ مسجد کے مغرب کی جانب ہے۔ اس ہیکل کو ۵۸۶ قبل مسیح میں بخت نصر نے تباہ کر دیا تھا۔

JEWISH ENCYCLOPEDIA میں لکھا ہے کہ اس ہیکل پر جو تباہی آئی وہ اسرائیلیوں کے زیادہ تر سنگین گناہوں کا نتیجہ تھی۔ یہ لوگ مذہب سے دور جا پڑے تھے بد اخلاق ہو گئے تھے اور زنا کے عام مرتکب ہوتے تھے اس تباہی کے نصف صدی بعد تک یہ ہیکل برباد اور ویران رہا۔ لیکن اس کے بعد جب CYRUS تخت نشین ہوا تو اس نے اسے دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا درحقیقت DARIUS HYSTASPES کے عہد حکومت میں ۵۱۹ قبل مسیح میں اس کی دوبارہ تعمیر شروع کی گئی تھی اور اس طرح اسرائیلیوں کو ایک دفعہ پھر اپنے اس معبد میں عبادت کرنے کا موقعہ ملا۔

اگرچہ اس عمارت کی تفصیل اور اس میں عبادت کے طریق بھی دلچسپی سے خالی نہیں لیکن وقت کی قلت کے پیش نظر انہیں چھوڑ رہا ہوں۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا میں یہ تفاصیل دیکھی جا سکتی ہیں ۱۶۸ قبل مسیح میں ANTIOCHUS نے یونانی رسموں کو رواج دینے کے لئے ہیکل کی بعض اہم چیزوں کو مثلاً مقدس موم بتی سونے کی قربانگاہ اور عشائیہ کے منبر کو ہیکل سے اٹھوا دیا اور ربی اعظم کو حکم دیا کہ ہیکل کی قربان گاہ میں سور ذبح کیا جائے۔

۶۳ قبل مسیح میں رومن جرنیل Pompey نے یروشلم پر قبضہ کیا اور ہیکل پر قبضہ کرنے کے لئے اسے کافی تنگ و دو کرنی پڑی لیکن کہتے ہیں کہ ہیکل پر قبضہ کرنے کے بعد Pompey نے اسے کسی طرح بھی نقصان نہ پہنچایا البتہ اس کے نو سال بعد CRASSUS نے اسے خوب تاراج کیا۔ ۳۷ قبل مسیح میں ہیرودیس نے بھی اس کا بہت سا ساز و سامان لوٹا۔

یہ سب کچھ اسلئے بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے کیونکہ یہودیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یروشلم ان کا ہے اور ہیکل کو مسمار کر کے مسجد اقصیٰ بنائی گئی تھی اسلئے اب جب کہ یروشلم پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے وہ ہیکل کو دوبارہ تعمیر کریں گے اور اس کی اصل جگہ پر تعمیر کرنے کے لئے مسجد اقصیٰ کو گرانا پڑے گا۔

(باقی)

مسجد نبوی کی تعمیر کی پیشگوئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک اس کشف میں ہجرت مدینہ کی خبر دی گئی تھی اور بیت المقدس میں جو آپ کو دکھایا گیا اس سے مراد مسجد نبوی کی تعمیر تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے فضل سے بیت المقدس سے بھی زیادہ عزت دی جانے والی تھی اور یہ جو دکھایا گیا کہ آپ نے سب انبیاء کی امامت کرائی اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کا سلسلہ عربوں سے نکل کر دوسری اقوام میں بھی پھیلنے والا ہے اور سب انبیاء کی امتیں اسلام میں داخل ہوں گی اور یہ اشاعت مدینہ میں جانے کے بعد ہوگی اور اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے علاقہ کی حکومت دی جائے گی۔" (تفسیر کبیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۸۲۲

میں ملک محمد ابراہیم ولد غلام فرید صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ فوجی پنشنر عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرو چک ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زمین زرعی ۳ کنال مالیتی ۱۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۵/- روپے ماہوار آمد بصورت پنشن و دکانداری ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد ابراہیم سکنہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ ملک عبد السلام ولد ملک مولوی محمد شریف صاحب ککے زئی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرو چک۔

گواہ شد:۔ رشید احمد زرگر سیکرٹری مال موضع پیرو چک۔

مسل نمبر ۲۱۸۲۳

میں نسیم اختر زوجہ چوہدری احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۳ جون ۱۹۵۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (حصہ جائیداد ۵۰/- روپے ادا کر دیا ہے)۔

(۲) مشین سلائی سیکنڈ ہینڈ قیمت موجودہ ۱۲۵/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ بیس ۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از خاوند ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: نسیم اختر اہلیہ چوہدری احمد دین صاحب محلہ دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد شفیع موصی نمبر ۲۳۸۳ ربوہ

گواہ شد:۔ فرزند علی احمد ولد محمد دین صاحب دیور موصیہ ربوہ۔

نماز دُعا کی قبولیت کی کنجی ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدِ نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سندِ امتیاز برائے مجالس خُدّام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سال ۷۴-۱۹۷۳ء ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ ۳۱ اکتوبر تک ہر مجلس کی سو فیصد وصولی مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ جو مجالس اپنا بجٹ سو فیصد پورا کر دیں گی صدر محترم کے دستخطوں کے ساتھ سند امتیاز دی جائے گی۔ اسے حاصل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم فضل حسین صاحب چک نمبر ۲۹۵ بیریانوالہ ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد بخش صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۲۸/۲۹ واقعہ محلہ دار العلوم رقبہ دس مرلے والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے جائز وارث میرے بھائی محمد حسین صاحب بھی ہیں۔ لہذا پلاٹ مذکورہ بالا ہم دونوں بھائیوں کے نام حسب ضابطہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(۱۰) پرانی اور "لا علاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نشان

مکرم جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جادم لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ نے لکھا "خاکسار نے خونی و بادی ہر دو قسم کی بواسیر کے کیسوں میں PILES CURE استعمال کروائی۔ مریض بفضلہ تعالیٰ پوری طرح صحتیاب ہو گئے۔ اس کامیاب ایجاد پر میں آپکی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً پرانی پیچش کیلئے ڈائی سنٹری کیور وغیرہ۔ فی کیور مکمل کورس ۱۰/-

کیورز ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۷۰۷

معاونین خصوصی مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

۴۶۵	مکرم الحاج ماسٹر غلام محمد صاحب جماعت احمدیہ شاہدرہ	۳۲۵/- روپے
۴۶۶	منجانب چوہدری علی حسین مرحوم	۳۲۵/- "
۴۶۷	" عمر دین صاحب والد محترم	۳۲۵/- "
۴۶۸	" عزیز محمد شفیع صاحب پسر مرحوم	۳۲۵/- "
۴۶۸ A	" برکت بی بی صاحبہ والدہ مرحومہ	۳۲۵/- "
۴۶۸ B	" حسین بی بی صاحبہ ہمشیرہ	۳۲۵/- "
۴۶۸ C	" حمیدہ بیگم صاحبہ دختر	۵۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجلس انصار اللہ کا سالانہ بجٹ

مجلس انصار اللہ کے سال رواں کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ اس سال ابتدائی مہینوں میں بجٹ کی وصولی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تسلی بخش رہی ہے۔ لیکن گزشتہ چند ماہ سے اس کی وصولی میں کمی واقع ہوئی ہے۔

مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اب سال کے آخری مہینوں میں اس امر کی پوری پوری کوشش فرمائیں کہ یہ کمی پورا ہو کر ہر مجلس کا سالانہ بجٹ سو فیصد پورا ہو جائے۔

اسی طرح گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کا چندہ بھی وصول کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

میرے والد محترم ڈاکٹر ایس۔ ایم عبداللہ ہاگورا صاحب بفضل اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ ہاتھ کی ڈریسنگ باقاعدہ ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے طبیعت روبصحت ہے۔ دن بدن زخمی ہاتھ کو آرام آ رہا ہے۔ باقی حالتِ صحت بالکل تسلی بخش ہے۔

احباب سے دعاؤں کے لئے خاص طور پر درخواست ہے۔

طالب دعا سعادت عبداللہ شیخ

ابن ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ عبداللہ ہاگورا۔ وزیر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• مختلف فرقوں کی علیحدہ علیحدہ نماز عید

شیخوپورہ ۲۱ اکتوبر۔ شیخوپورہ میں علماء کے باہمی اختلافات اور تفرقہ بازی کے باعث ۱۸ اکتوبر کو مختلف فرقوں نے مختلف مقامات پر علیحدہ علیحدہ نماز عید ادا کی۔ عید کی نماز کے موقع پر بریلوی علماء نے اعلان کیا کہ ان کی نماز کسی اہل حدیث یا دیوبندی کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ مزید برآں مختلف خطیبوں نے اپنے خطبوں میں دوسرے فرقوں کے خلاف سخت تنقید کی۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۵)

• لائلپور۔ دس افراد ہلاک

لائلپور ۲۱ اکتوبر۔ لائلپور شہر اور تحصیل کے مختلف مقامات پر ایک دن کے اندر اندر چھ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ مزید برآں چار افراد ٹریفک کے مختلف حادثات میں جاں بحق اور تین افراد زخمی ہوئے۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• رحیم یار خان۔ چار افراد ہلاک

رحیم یار خان ۲۱ اکتوبر۔ تحصیل صادق آباد کے موضع دیوِوائی میں نو مسلح افراد نے فائرنگ کر کے چار افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہلاک ہونے والوں میں تین عورتیں اور ایک مرد شامل ہیں۔ ایک ملزم ابراہیم کو اپنے ایک رشتہ دار حاجی پر شبہ تھا کہ اس نے اس کی بیوی خانی کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کر رکھے ہیں۔ اس بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے اس نے اپنے آٹھ آدمیوں سمیت بندوقوں کلہاڑیوں وغیرہ سے مسلح ہو کر حاجی کے مکان پر حملہ کیا۔ حاجی حملہ آوروں کو آتا دیکھ کر فرار ہو گیا۔ تاہم انہوں نے فائرنگ کر کے ایک مرد وانی نیز حاجی کی بیوی زہری اور بیٹی خیری کو زخمی کر دیا اور پھر مکان کو آگ لگا دی جس سے وہ جل کر ہلاک ہو گئیں بعد میں ابراہیم نے اپنی بیوی خانی کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزموں کی تلاش شروع کر دی ہے۔

(مشرق ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• شادی سے انکار پر منگیتر ہلاک

جڑانوالہ ۲۱ اکتوبر۔ تھانہ لنڈیانوالہ کے نواحی گاؤں دانا آباد میں ایک نوجوان عبدالرحمن نے شادی سے انکار پر اپنی منگیتر صغراں بیگم کو کسّی مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو آلۂ قتل سمیت گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ (مشرق ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• ٹرک کھڈ میں گرنے سے ۶ افراد ہلاک

پشاور ۲۱ اکتوبر۔ علاقہ کوہستان میں لاہوتی کے قریب ایک ٹرک گہرے کھڈ میں گر گیا جس سے چھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ٹرک کا ڈرائیور بھی شامل ہے۔

(روزنامہ "امروز" ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• ٹریفک کے حادثہ میں تین افراد ہلاک

مریدکے ۲۱ اکتوبر۔ یہاں سے تین میل دور گوجرانوالہ کی طرف گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی ایک تیز رفتار بس ڈرائیور سے بے قابو ہو کر موضع کھوڑی کے اڈہ پر کھڑی سواریوں کو کچلتی ہوئی ایک مکان کے اندر گھس گئی۔ اس ہولناک حادثہ میں تین افراد ہلاک اور بارہ زخمی ہو گئے جن میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ حادثہ کے فوراً بعد بس ڈرائیور فرار ہو گیا۔

(مساوات لاہور ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• خوفناک حادثہ میں ایک درجن مسافر زخمی

بہاولپور ۲۱ اکتوبر۔ یہاں سے قریباً چالیس میل دور گزشتہ شام اوچ شریف روڈ پر بس کے ایک خوفناک حادثہ میں ایک درجن مسافر زخمی ہو گئے جن میں سے تین مسافروں کی حالت نازک ہے۔ تحصیل ہسپتال احمد پور شرقیہ میں ان کی جان بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ واقعات کے مطابق پنجاب ایکسپریس بس سروس رحیم یار خان کی ایک گاڑی بہاولپور آ رہی تھی جب وہ کوٹلہ موسٰی خاں موڑ پر پہنچی تو ایک دوسری بس سے آگے نکلنے کی کوشش میں ڈرائیور نے بس کی رفتار تیز کر دی۔ سڑک کا کنارہ ٹوٹا ہوا ہونے کے باعث بس الٹ گئی اور قریباً ایک فرلانگ تک قلابازیاں کھاتی چلی گئی۔ بس ڈرائیور محمد رمضان فرار ہو گیا۔ (مساوات ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• چار افراد کو دن دہاڑے گولی مار دی گئی

پشاور ۲۱ اکتوبر۔ چارسدہ میں آج دن دہاڑے چار افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ہلاک شدگان میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ ایک عورت نذیرہ کی شادی کچھ عرصہ قبل گل شاہ سے ہوئی تھی بعد میں اس نے ایک شخص ممتاز سے تعلقات استوار کر لئے اور وہ اسے اغوا کر کے لے گیا۔ اس سلسلہ میں عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ آج جب ممتاز، مغویہ نذیرہ نیز اپنے باپ اور دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ عدالت آ رہا تھا تو ایک قریبی کھیت سے ملزموں نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کی جس سے ممتاز، اس کا باپ اشرف، بھائی زرغن اور مغویہ نذیرہ موقع پر ہلاک ہو گئے۔

(امروز ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• حادثات میں ۹ ہلاک ۶۵ زخمی

وزیر آباد ۲۱ اکتوبر۔ وزیر آباد کے قریب جی ٹی روڈ پر ایک ہفتہ کے دوران ٹریفک کے ۲۷ حادثات ہوئے جن میں ۹ افراد ہلاک اور ۶۵ زخمی ہوئے۔ بیشتر زخمیوں کی ٹانگیں، پسلیاں اور بازو ٹوٹ گئے اور بعض کے سر میں چوٹ لگی۔ حادثات زیادہ تر بسوں، ٹرکوں اور کاروں کے آپس میں تصادم کے باعث ہوئے۔ زخمیوں میں راولپنڈی، گجرات، گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ اور لائلپور کے اضلاع کے لوگ شامل تھے۔

(نوائے وقت ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• ہلاک کر کے چھت سے لٹکا دیا

ڈیرہ غازیخان ۲۱ اکتوبر۔ بھتیجے کے ساتھ بیوی کے ناجائز تعلقات کے شبہ میں موضع چھابڑی زیریں کے محمد عمر نامی ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہلاک کر کے چھت میں لٹکا دیا تھا۔ صدر پولیس ڈیرہ غازیخان نے ملزم محمد عمر کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ملزم نے پہلے اپنی بیوی سوہاگن کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا اور قتل کے الزام سے بچنے کے لئے سوہاگن کو چھت میں لٹکا کر خودکشی ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کی۔ پوسٹ مارٹم کے مطابق خودکشی کی بجائے سوہاگن کو تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔

(مساوات ۲۲ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۳)

مجلس نصرت جہاں کی طرف سے سیرالیون کے ایک اور طالبعلم کیلئے تعلیمی وظیفہ

مکرم احمد فوڈے ٹورے مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو اپنے ملک سیرالیون سے پاکستان میں تشریف لائے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مجلس نصرت جہاں کی طرف سے تعلیمی وظیفہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ انہوں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم کی غرض سے داخلہ حاصل کر لیا ہے۔

مجلس نصرت جہاں کی طرف سے وظیفہ حاصل کرنے والے سیرالیون کے یہ دوسرے طالب علم ہیں پہلے طالب علم مسٹر گوسامہ تھے جو آجکل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہی ایم۔ ایس سی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی تعلیم کامیابی کے ساتھ حاصل کرنے اور اپنے ملک میں واپس جا کر بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

محترم حاجی فیض الحق خاں صاحب کوئٹہ کی اہلیہ صاحبہ وفات پاگئیں

محترم جناب حاجی فیض الحق خاں صاحب کوئٹہ کی اہلیہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ ۱۸ اکتوبر بروز جمعہ (عید الفطر) شام کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترمہ موصیہ تھیں۔ محترم حاجی فیض الحق خاں صاحب اور ان کے صاحبزادہ احسان الحق خاں صاحب ایڈووکیٹ اور ان کے بھتیجے عطاء الحق خاں صاحب مرحومہ کی نعش کو کوئٹہ سے ربوہ لائے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین کے بعد خاکسار نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک اور فیاض خاتون تھیں۔ مہمان نوازی کا انہیں بہت شوق تھا جزاہا اللہ خیراً۔ مرحومہ کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ابو العطاء جالندھری)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے گردے میں پتھری کا آپریشن ۲۲ اکتوبر کو ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب رہے اور اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵